روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 6مارچ 2014ء 4جمادی الاول 1435ہجری 6/امان 1393ہش جلد 64-99 نمبر 53

نرم دل

یقیناً ابراہیم بہت نرم دل (اور) بُردبار تھا۔ (التوبہ:114)

پس اس سے نرم بات کہو۔ ہوسکتا ہے وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔ (طٰہٰ:45)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کیلئے نرم ہو گیا اور اگر تو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔

(آل عمران:160)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب حضرت مسیح موعود کی سیرت کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

آپ فصیح وبلیغ تھے۔نہایت عقلمند تھے۔دوراندیش تھے۔سچے تارک الدنیا تھے۔سلطان القلم تھے اور حسب ذیل باتوں میں آپ کو خاص خصوصیت تھی۔خدا اور اس کے رسول کا عشق،شجاعت،محنت،توحید وتوکل علی اللہ،مہمان نوازی،خاکساری،اور نمایاں پہلو آپ کے اخلاق کا یہ تھا کہ کسی کی دل آزاری کو نہایت ہی ناپسند فرماتے تھے۔اگر کسی کو بھی ایسا کرتے دیکھ پاتے تو منع کرتے۔

آپ نماز باجماعت کی پابندی کرنے والے،تہجد گزار،دعا پر بے حد یقین رکھنے والے،سوائے مرض یا سفر کے ہمیشہ روزہ رکھنے والے،سادہ عادات والے،سخت مشقت برداشت کرنے والے اور ساری عمر جہاد میں گزارنے والے تھے۔

آپ نے انتقام بھی لیا ہے۔آپ نے سزا بھی دی ہے۔آپ نے جائز سختی بھی کی ہے۔تادیب بھی فرمائی ہے یہاں تک کہ تادیباً بعض دفعہ بچہ کو مارا بھی ہے۔ملازموں کو یا بعض غلط کار لوگوں کو نکال بھی دیا ہے۔تقریر وتحریر میں سختی بھی کی ہے۔عزیزوں سے قطع تعلق بھی کیا ہے۔بعض خاص صورتوں میں توریہ کی اجازت بھی دی ہے۔بعض وقت سلسلہ کے دشمن کی پردہ دری بھی کی ہے۔(مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی کے مہدی کے انکار کا خفیہ پمفلٹ) بددعا بھی کی ہے۔مگر اس قسم کی ہر ایک بات ضرورتاً اور صرف رضائے الٰہی اور دین کے مفاد کے لئے کی ہے نہ کہ ذاتی غرض سے......۔

مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کے رحم اور عفو اور نرمی اور حلم والی صفات کا پہلو بہت غالب تھا۔یہاں تک کہ اس کے غلبہ کی وجہ سے دوسرا پہلو عام حالات میں نظر بھی نہیں آتا تھا۔

آپ کو کسی نشہ کی عادت نہ تھی۔کوئی لغو حرکت نہ کرتے تھے،کوئی لغو بات نہ کیا کرتے تھے،خدا کی عزت اور دین کی غیرت کے آگے کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔آپ نے ایک دفعہ اعلانیہ ذب تہمت بھی کیا۔ایک مرتبہ دشمن پر مقدمہ میں خرچہ پڑا۔تو آپ نے اس کی درخواست پر اسے معاف کردیا۔ایک فریق نے آپ کو قتل کا الزام لگا کر پھانسی دلانا چاہا مگر حاکم پر حق ظاہر ہوگیا۔اور اس نے آپ کو کہا کہ آپ ان پر قانوناً دعویٰ کر کے سزا دلا سکتے ہیں مگر آپ نے درگزر کیا۔آپ کے وکیل نے عدالت میں آپ کے دشمن پر اس کے نسب کے متعلق جرح کرنی چاہی۔مگر آپ نے اسے روک دیا۔

غرض یہ کہ آپ نے اخلاق کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا۔جو معجزانہ تھا۔سراپا حسن تھے۔سراسر احسان تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 825)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ نکاح

خطبہ 22 فروری 2012ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 فروری 2012ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ حمودہ عارف بنت مکرم جرار عارف صاحب لندن کا عزیزم سید جنید انور ابن مکرم سید علی انور صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حمودہ عارف واقفہ نو بچی ہے۔ جرار عارف صاحب Originally بنگال سے تعلق رکھنے والے ہیں لیکن شادی ان کی پنجاب میں ہوئی۔ تو یہ پنجابی اور بنگالی دو قوموں کا ملاپ تھا جس سے یہ آگے نسل چل رہی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے اور ان کے بچوں کی تربیت سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اچھا نبھانے والا، ایک تعلق رکھنے والا، ایک دوسرے کا بڑا خیال رکھنے والا جوڑا تھا اور یہی چیز ہے جو ہمیشہ رشتوں میں قائم رکھنی چاہئے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس قوم سے تعلق رکھتا ہے؟ کس کی کیا ذات ہے؟ کس کا کیا قبیلہ ہے؟ کوئی سید ہے، کوئی مغل ہے، کوئی جو کچھ اور ہے لیکن ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ تقویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے جس کا نکاح کے خطبہ میں بار بار ذکر کیا گیا ہے اور اگر یہ قائم رہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے نبھتے بھی ہیں اور نہ صرف نبھتے ہیں بلکہ خوبصورتی سے آگے بڑھتے ہیں اور نئی نسل میں بھی وہ خوبصورتی پیدا ہوتی ہے جو ایک حقیقی اور صحیح ...... کا، ایک سچے احمدی کا طرہ امتیاز ہونی چاہئے۔

پس ہمیشہ نکاح کے وقت بچی کو بھی، لڑکی کو بھی اور لڑکے کو بھی، دلہا کو بھی اور دلہن کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی چیز جو شادی بیاہ سے حاصل ہونی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے۔ یعنی ہر نیا رشتہ جو قائم ہوتا ہے، اس نئے رشتہ کے قائم ہونے سے، ایک تعلق پیدا ہونے سے جو چیز پیدا ہونی چاہئے وہ تقویٰ ہے اور اگر یہ تقویٰ رہے گا تو آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیکی پر چلنے والی ہوں گی اور دین کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہوں گی اور دین پر قائم رہنے والی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا حمودہ عارف واقفہ نو بچی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی واقفات نو میں سے ہے۔ عموماً واقفات نو اور واقفین نو جو بھی ہیں اللہ کے فضل سے بڑے جذبہ سے اپنے اس عہد کو جو اُن کے والدین نے پیدائش سے پہلے ان کے بارہ میں کیا تھا نبھا رہے ہیں اور جب بڑے ہوتے ہیں تو خود بھی اس عہد کو پورا کرنے کا عہد کرتے ہیں اور جنہوں نے جب بھی کوئی Career Planning کرنی ہو مثلاً ایسے واقفین زندگی، ایسے واقفین نو لڑکے جو جامعہ میں جانے والے نہیں، وہ خود آکے پوچھتے ہیں کہ آگے کیا تعلیم حاصل کریں، عموماً بغیر مشورہ کے آگے نہیں چلتے۔ اسی طرح واقفات نو بچیاں ہیں وہ بھی اپنی Career Planning کے لئے پوچھتی ہیں۔ پس یہ نیکی جو ان واقفین نو اور واقفات نو میں قائم ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا انعام ہے جو ان کے بچپن سے، بلکہ پیدائش سے پہلے سے وقف کرنے کی صورت میں ان کو ملا ہے کہ ان میں ایک سعادت پیدا ہوئی ہے اور ان میں دین کی خاطر کام کرنے کا، خدمت کا ایک جذبہ ہے۔ پس واقفات نو بچیوں کو بھی اور بچوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ نئی زندگی شروع کریں تو اللہ تعالیٰ کے اِن حکموں کی کہ تقویٰ پر چلنا ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے بھی Planning کرنی ہے، باقی دوسرے احمدی بچوں سے زیادہ ان پر ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ایک تو ویسے بھی عمومی طور پر ہماری احمدی بچیوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ انہوں نے اگلی نسل کی تربیت کرنی ہے اور واقفات نو کی خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو دین کے لئے، دین کی خدمت کے لئے پیش کیا تو اس ذمہ داری کو انتہائی اعلیٰ رنگ میں نبھانے کی کوشش کریں اور اپنی زندگی کو دنیاوی آسائشوں اور تعیش سے گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور آئندہ نسلوں کے دلوں میں بھی احمدیت اور ...... کا پیار اور محبت پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے اور یہ چیز اگر پیدا ہو جائے تو جیسا کہ میں نے کہا پھر جہاں رشتے نبھتے ہیں، نہ صرف نبھتے ہیں بلکہ پیار اور محبت سے پروان چڑھتے ہیں۔ گھروں کے سکون قائم ہوتے ہیں اور اگلی نسلیں بھی اعلیٰ ...... اخلاق اور کردار کی مالک بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بھی ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

بعد ازاں حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ۔ لندن)

مکرم طلعت محمود احمد صاحب

جماعت احمدیہ جاپان کا 32واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جاپان کو مورخہ 4، 5 مئی 2013ء کو اپنا 32واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 4 مئی کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ڈیڑھ بجے دن پرچم کشائی کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ دوپہر 2 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ سالانہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کے حمدیہ منظوم کلام کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جاپان نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل موضوعات پر دو تقاریر ہوئیں: سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (بزبان جاپانی) اور عورتیں کنیزیں نہیں بلکہ ساتھی ہیں۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے'' پیش کیا گیا۔ اس کے بعد درج ذیل عنوانات پر تقاریر کی گئیں: ☆۔''جاپان میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر اور ہماری ذمہ داریاں (بزبان اردو)
☆۔جلسہ سالانہ اور مہمان نوازی (بزبان جاپانی)
☆۔سیرت حضرت مسیح موعود (بزبان جاپانی)۔

بعد ازاں ''خلافت احمدیہ کے زیر سایہ عالمگیر ترقیات کے موضوع پر اعداد و شمار کے ساتھ برکات خلافت کا ذکر کیا گیا اور اس کے بعد جاپانی زبان میں ''برکات خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔ ترانہ ''خلیفہ کے ہم ہیں، خلیفہ ہمارا'' کے بعد اس سیشن کی آخری تقریر ''بیوت الذکر کی تعمیر کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر اردو اور جاپانی زبان میں کی گئی۔ کھانے کے وقفہ کے بعد نماز مغرب وعشاء پڑھی گئیں اور اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اور واقفین نو کے سیشن منعقد ہوئے۔

مستورات کے جلسہ کی الگ کارروائی مؤرخہ 5 مئی 2013ء کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقریریں کی گئیں جس کے بعد ترانہ پیش کیا گیا۔ پروفیسر ہیروکو صاحبہ نے بھی جلسہ مستورات سے خطاب کیا جس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اختتامی تقریر کی۔

5 مئی 2013ء کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور امن کے سفیر'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

بعد ازاں نظم ''یا رو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار'' پیش کی گئی۔

اس کے بعد درج ذیل عنوانات پر تقاریر پیش کی گئیں: ☆۔خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو۔
☆۔ مالی قربانیوں کے فضائل و برکات۔
☆۔گزشتہ سال جماعت احمدیہ جاپان کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں اور اللہ تعالیٰ کے افضال۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا نعتیہ منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' پیش کیا گیا۔

بعد ازاں ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ جاپان نے اپنے اور جلسہ سالانہ کی تمام انتظامیہ کی طرف سے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور جاپان میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مل کر کوششیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

بعد ازاں بیت الذکر کی تحریک کے بارہ میں احباب جماعت احمدیہ کے اخلاص و وفا کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے کہ کس طرح بچوں، خواتین اور دیگر احباب نے اپنے عزیز مال، زیورات اور جیب خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیئے ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے امسال کے سالانہ ایوارڈز دیئے گئے۔ اس کے بعد تقریب آمین منعقد ہوئی۔

اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ The Voice of ...... کے نام سے جماعت احمدیہ جاپان کو ماہانہ اخبار دوبارہ جاری کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح رسالہ ''النور'' کا سالانہ خوبصورت نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش بھی لگائی گئی۔ اس جلسہ میں 7 جاپانی مہمانوں، 4 غیر از جماعت احباب اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کرنے والے پروفیسر Minesaki Hiroko صاحبہ نے بھی شرکت کی۔

اختتامی تقریر سے قبل منظوم کلام ؎

آج کھاتے ہیں پھر یہ قسم ساتھیو!
اب نہ پیچھے ہٹیں گے قدم ساتھیو!

پیش کیا گیا پھر مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے اختتامی تقریر میں احباب جماعت کے اخلاص و وفا کا ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

یک قطرہ زبحر کمال محمد است

کتاب حقیقۃ الوحی میں درج حضرت مسیح موعود کے نشانات

رؤیا وکشوف اور خوابوں کے ذریعہ ملنے والی ہزار ہا پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

(قسط دوم آخر)

(تمام صفحات کے نمبر روحانی خزائن جلد 22 سے لئے گئے ہیں۔)

استجابت دعا

☆ سید ناصر شاہ صاحب بارہ مولہ کشمیر کو ملازمت میں مشکلات تھیں حضور کو دعا کیلئے لکھا دعا کی گئی اور خدا کے فضل سے نہ صرف مشکلات دور ہوئی بلکہ ترقی بھی ہوگئی۔ ص334

☆ مستری نظام دین احمدی فوجداری مقدمہ میں پھنس گئے دعا سے رہائی پائی اور پھر دوبارہ وہ مقدمہ ہوگیا دوبارہ دعا کی گئی اور پھر رہائی ہوئی۔ ص 336

☆ سردار خاں راولپنڈی نے اپیل کی اور دعا کیلئے لکھا ایک دوسرے شخص نے بھی اپیل کی مگر سردار خاں کی اپیل منظور ہوگئی اور دوسرے کی رد ہوگئی۔ ص337

☆ نور احمد مدرس وریام کملانہ ضلع جھنگ نے دوستوں کے ایک مقدمہ میں بری ہونے کیلئے دعا کے خطوط لکھے۔ دعا کی گئی اور خدا کے فضل سے مقدمہ میں کامیابی ہوئی۔ ص337

☆ سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس کو کاربنکل کا پھوڑا نکل آیا۔ دعا سے شفا ہوئی مگر پھر طبیعت خراب ہوگئی الہام ہوا آثار زندگی پھر خدا کے فضل سے شفا ہوگئی۔ حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔ یہ احیاء موتیٰ ہے۔ ص338

☆ خدا نے 30/اگست 1906ء کو الہام کیا کہ نشان دکھایا جائے گا۔ پھر اسحاق جو میر ناصر نواب صاحب کے بیٹے ہیں کو بخار اور بن ران میں پھوڑے نکلے جو طاعون کی علامت ہے لیکن دعا کے بعد چند گھنٹوں میں بچہ ٹھیک ہوگیا اور کھیلنے کودنے لگ گیا۔ ص340

☆ علی گڑھ کے مولوی اسمٰعیل کے متعلق رسالہ فتح اسلام میں مباہلہ کی دعا کی گئی۔ اس نے بھی لکھا کہ حق آ گیا باطل بھاگ گیا۔ چنانچہ اس کے بعد سال کے اندر وہ ناگہانی موت سے مرگیا۔ ص342

☆ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے رسالہ فتح رحمانی میں یہ بددعا کی کہ جس طرح پہلے جھوٹے مہدی ختم ہوگئے اسی طرح اب کے بھی یہ مسیح مہدی کا دعویدار مارا جائے گا۔ اور دعا کی ظالم کی جڑ کاٹ ڈالی جائے۔ چنانچہ اس دعا کے بعد ایسا جلدی پکڑا گیا کہ اس کا رسالہ بھی نہ چھپا تھا کہ وہ مارا گیا۔ ص343

☆ نواب محمد حیات خاں پر فوجداری مقدمہ میں دعا کی اس کی بریت کی خبر ملی جو شائع کردی گئی اور پھر وہ بری بھی ہوگیا۔ ص345

☆ مارچ 1905ء میں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے لنگر خانہ کے اخراجات کیلئے قلت ہوئی دعا کے بعد ایک فرشتہ آیا اور بے شمار رقم دی نام پوچھا تو بتایا ٹیچی۔ یعنی وقت پر کام آنے والا۔ اس کے بعد ڈاک کے ذریعہ بے تحاشا رقم آئی۔ رقم اور تحائف آنے سے قبل خدا تعالیٰ نے ان کی اطلاع دے دیتا تھا۔ اس قسم کے نشانات کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ ہے۔ ص345

☆ یہ خبر ملی کہ مولوی سعید محمد احسن امروہی اپنی نوکری چھوڑ کر خدمت دین میں مصروف ہو گئے چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے سلسلہ کی تائید میں کئی کتب لکھی ہیں۔ ص346

☆ براہین احمدیہ صفحہ 522 پر جلد ہی عزت پانے اور شان بلند ہونے کی پیشگوئی کی گئی۔ جبکہ میں گمنام ومستور تھا۔ لیکن اب ہر طرف خدا نے نشان ظاہر فرما کر شان بھی بلند کی اور عزت بھی بڑھائی۔ اور شہرت بھی عطا کی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید......۔ ص347

☆ کتاب نور الحق حصہ دوم صفحہ 35 پر طاعون کے پھیلنے کی خبر دی گئی جو کہ کئی سال بعد پوری ہوئی کیا خدا کے سوائے بھی کوئی ایسی غیب کی خبر دے سکتا ہے۔ ص349

☆ براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت مالی ضروریات کے پورے ہونے کیلئے لوگوں کو تلقین کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ایسا کرنے پر بیشمار مالی مدد آئی۔ اور کتاب شائع ہوگئی ایک جماعت کثیر اس بات پر گواہ ہے۔ ص350

☆ مولوی محمد حسین بھیں نے مباہلہ کردیا۔ ایک سال کے اندر فوت ہوگیا۔ ص356

☆ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے حضور کو چور کہا اور پھر خود دوسروں کی کتابوں سے سرقہ کر کے لکھنے کے جرم میں پکڑا گیا، اور عدالت میں چور ثابت ہوا۔ ص356

☆ براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے میں بائیس برس سے زائد لگ گئے اس میں حکمت تھی کہ براہین احمدیہ میں شائع شدہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں اور اس طرح تکمیل ہوجائے۔ براہین احمدیہ میں درج شدہ نشانات اب بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ ص356

☆ شدید درد گردہ کی حالت میں دعا کی۔ دعا ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ اللہ کے فضل سے آرام آ گیا۔ ص356

☆ مولوی عبداللطیف شہید نے استقامت دکھائی جو کہ ایک کرامت ہے۔ فرمایا ”ایمان اور انصاف سے سوچنا چاہئے کہ جس سلسلہ کا تمام مدار مکر اور فریب اور جھوٹ اور افتراء پر ہو کیا اس سلسلہ کے لوگ ایسی استقامت اور شجاعت دکھا سکتے ہیں“۔ ص359

☆ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد کابل میں ہیضہ کی وبا پھوٹی اور قتل پر خوش ہونے والے لوگوں کے گھروں میں ماتم برپا ہوا۔ کئی ہزار لوگ مر گئے۔ ص364

☆ مولوی عبدالحق غزنوی کے متعلق کتاب انجام آتھم میں چوتھے لڑکے کی پیدائش کی خبر تھی۔ اس پیشگوئی میں تین باتیں تھیں۔ نمبر 1 چوتھا لڑکا پیدا ہوگا۔ نمبر 2 مولوی عبدالحق اس وقت تک زندہ رہے گا۔ نمبر 3 عبدالحق کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوگا۔ ص364

☆ عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے نے حضور کو فرعون اور مولوی نور الدین صاحب کو ہامان قرار دیا اور ابتر رہنے کی پیشگوئی بھی شائع کی جو 1891ء میں کی گئی۔ اس کے بعد حضور کو تین بیٹے عطا ہوئے۔ اور محی الدین کے گھر کوئی بیٹا نہ ہوا بلکہ ایک جوان لڑکا فوت ہوگیا دوسرا یہ کہ وہ موسیٰ تھے اور فرعون اور ہامان نے موسیٰ کی زندگی میں مرنا تھا بلکہ وہ تو خود مرگیا۔ ص366

☆ لیکھرام کے مرنے کے بعد مخالفین نے اس کے قتل کا حضرت مسیح موعود پر الزام قتل لگایا۔ آپ کی خانہ تلاشی ہوئی اس وقت الہام ہوا۔ ”سلامت برتو اے مرد سلامت“۔ اس کا اشتہار دیا گیا اور خدا نے مخالفوں سے بچالیا۔ ص374

☆ مارٹن کلارک والے مقدمہ اور اس میں بریت کی خبر خدا نے دی اور الہام ہوا کہ ”مخالفوں میں پھوٹ ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ص374

☆ کتاب نبراس کے مولف نے بددعا دی۔ اور وہ اپنے بھائی کے ساتھ وفات پا گیا۔ ص375

☆ ایک شیخ نجفی نے نشان کا مطالبہ کیا اس سے چالیس دن میں نشان ظاہر ہونے کا وعدہ کیا چنانچہ چالیس دن کے اندر لیکھرام قتل ہوا۔ ص375

☆ 11/اپریل 1990ء کو عید الاضحیٰ کا خطبہ عربی میں دینے کا الہام ہوا اور یہ خبر دی کہ کلام فصیح ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا۔ ص375

☆ دوران سر اور کثرت پیشاب کی تکالیف جو مہدی کی نشانی تھی۔ حضور کو لاحق تھیں ان بیماریوں کی وجہ سے مرگی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ حضور نے اس خطرہ کے پیش نظر دعا کی تو مبارک رؤیا دیکھا جس سے معلوم ہوا کہ صرع کی بیماری کبھی نہ ہوگی۔ مگر یہ دو نشانیاں پیشگوئی کے مطابق آپ کو ملحق رہیں۔ ص376

☆ انوار الاسلام میں سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق ابتر رہنے کی پیشگوئی کی تھی تیرہ برس سے اس کے گھر بچہ پیدا نہیں ہوا اور جو بچہ اس پیشگوئی سے قبل تھا وہ نسل جاری رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ ص377

☆ کثرت سے بارشوں کی پیشگوئی الحکم اور البدر میں شائع کی گئی جو پوری ہوئی۔ اور کئی گاؤں ویران ہوگئے۔ ص378

☆ 1905ء میں سید مہدی حسین صاحب کی بیوی بیمار ہوگئی دعا سے اچھی ہوئیں۔ اور ان کی زبان پر یہ الہام تھا۔ ”تو اچھی تو نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کے سبب ہے کہ اب تو اچھی ہو جائے گی۔“ ص378

☆ کرم دین کے مقدمات کے سلسلہ میں دعا کی تو الہام ہوا کہ جو پرہیزگار گروہ ہے وہ غالب رہے گا۔ چنانچہ مقدمہ خارج ہوا اور اس کو سزا ہوگئی۔ ص379

☆ دوالمیال ضلع جہلم کے ایک فقیر مرزا نام کے نے مباہلہ کیا اور سخت آفت کے نازل ہونے کی پیشگوئی کی۔ ایک سال بعد رمضان میں طاعون سے وہ خود ہلاک ہوگیا۔ اس کی بیوی اور بیٹی بھی طاعون سے مارے گئے۔ ص380

☆ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ کسی کچہری میں گواہی کیلئے بلایا گیا مگر حلف نہ لیا گیا۔ یہ بات کئی لوگوں کو بتائی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ملتان میں ایک گواہی کے سلسلہ میں گیا اور ڈپٹی کمشنر نے بیان لکھ لیا مگر حلف نہ لیا اور بعد میں حلف لیا۔ ص386

☆ چراغ دین ساکن جموں کشمیر نے ارتداد اختیار کیا اور ساتھ گالیوں پر آ گیا اس کے متعلق الہام ہوا انی اذیب من یریب یعنی میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے شک کیا۔ اس پیشگوئی کے تین برس بعد وہ طاعون سے مرگیا۔ ص386

☆ چراغ دین نے مباہلہ کیا اور اسے شائع

کرنے کیلئے بھیجا مگر ابھی اس کی تحریر پتھر پر نہ جمی تھی کہ اس کے دو بیٹے طاعون سے مر گئے اور پھر 4/ اپریل 1906ء کو خود مر گیا اور موت کے وقت کہتا تھا ’’اب تو خدا بھی میرا دشمن ہو گیا ہے‘‘۔
ص 387

☆ایک دفعہ پنڈت شونارائن اگنی ہوتری ایڈیٹر رسالہ بردار ہند نے لکھا۔ اور اسی ساعت خدا نے کشفاً وہ خط پڑھا دیا۔ کئی آریوں کو یہ خبر اور خط کا مضمون سنایا گیا۔ اگلے دن وہ خط آیا تو وہی مضمون تھا جو بیان کیا گیا تھا۔ ص 392

☆اعجاز المسیح جب عربی میں لکھی گئی اور پیشگوئی کی گئی کہ اس کی نظیر کوئی نہ لکھ سکے گا۔ تو پیر مہر علی نے جواب لکھنے کا دعویٰ کیا الہام ہوا منعہ مانع من السماء چنانچہ وہ آج تک نظیر نہ لکھ سکا۔
ص 393

☆ کشف میں دیکھا کہ مشرقی حصہ نے ہمارے مکان کا حصہ بننے کیلئے دعا کی اور مغربی حصہ نے آمین کہی۔ یہ دو مکان ہمارے قبضہ میں نہ تھے۔ چنانچہ بعد میں بذریعہ خریداری ہمارے قبضہ میں آ گئے۔ ص 393

☆سید محمد احسن صاحب نے کسی معاملہ میں دعا کی درخواست کی۔ دعا کے وقت الہام ہوا ’’چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج‘‘ چنانچہ ان کی مشکل حل ہو گئی۔ ص 394

☆ مولوی کرم دین کے مقدمہ میں ایک عدالت میں لئیم کے معنے ولد الزنا کے کئے گئے اس وقت الہام ہوا ’’معنی دیگر نہ پسندیم ما‘‘۔ تفہیم ہوئی کہ دوسری عدالت میں یہ معنی پسند نہ کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ص 394

☆خواب دیکھا کہ تنگ بند گلی میں ہوں اور تین سنڈھے حملہ کرتے ہیں دو تو ہٹا دیتا ہوں اور تیسرا حملہ کرتا ہے تو دعا کے ذریعہ اس سے بھی بچت ہوئی۔ اس وقت دعا سکھائی گئی رب کل شیء ...... اس کی تفہیم ہوئی کہ کسی مقدمہ میں تین مخالف وکیل ہوں گے مگر خدا بچائے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد کرم دین کا مقدمہ ہوا اس کے تین وکیل تھے۔ مگر وہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ ص 394

☆ایک بچی کی پیدائش اور چھوٹی عمر میں فوت ہونے کی خبر دی گئی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ص 395

☆ چنگا تحصیل گوجر خان کے ایک احمدی کو مخالف نے تنگ کیا۔ اور عوام کو مشتعل کیا۔ انہوں نے دعا کی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ تجھ سے پہلے مجھے ہلاک کرے۔ اس مخالف نے بھی یہی دعا کی۔ دس ماہ کے اندر ہی وہ مخالف درد شکم سے ہلاک ہو گیا۔ ص 396

☆ چنگا تحصیل گوجر خان کے پوسٹ ماسٹر نے حضور کو گالیاں دیں اور خدا کی طرف سے ذلت وخواری کا سامنا اسے خود کرنا پڑا۔ ص 398

☆ایک دفعہ پٹیالہ سے میر محمد اسماعیل صاحب کی طرف سے ان کی والدہ اور بھائی میر اسحٰق صاحب کی وفات کی تار آئی۔ پریشانی سے دعا کی الہام ہوا کہ خبر غلط ہے چنانچہ بعد تحقیق یہ خبر غلط نکلی۔ ص 398

☆ کشف دیکھا کہ مبارک احمد پھسل کر گرا ہے اور سخت چوٹ آئی ہے۔ یہ بات ابھی ان کی والدہ کو بتائی ہی تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آیا اور چٹائی سے پھسل کر گرا اور سخت چوٹ لگی۔ ص 398

☆ پھر صبح کے وقت ایک کشف دیکھا کہ مبارک احمد بھاگتا ہوا آتا ہے اور پانی مانگتا ہے۔ اور آٹھ بجے کے قریب باغ سیر کو گئے تو مبارک احمد بھاگتا ہوا آیا اور پانی مانگا اور بے ہوش ہو گیا۔
ص 399

☆ بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کے دن الہام ہوا ’جنازہ‘ وفات کے آثار نہ تھے مگر اس کی وفات کی تفہیم ہوئی شام کے قریب بھائی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ ص 400

تتمہ حقیقۃ الوحی

اس حصہ میں وہ باتیں درج فرمائی ہیں جو اس کتاب کے لکھنے کے بعد معلوم ہوئیں یا ظہور میں آئیں۔ اس کے بعد حضور نے وعید کی تین پیشگوئیوں کا ذکر کیا جن پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں اور ان کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ عبداللہ آتھم، مرزا احمد بیگ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق پیشگوئیاں تھیں۔ ص 401

☆ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کے ساتھ مباہلہ کا نشان ظاہر ہوا۔ اس نے تحریر کیا کہ صادق کے سامنے شریر فوت ہوگا۔ حضور کو الہام میں دعا سکھائی گئی کہ اے میرے رب سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق ظاہر کر دے۔ اس کے بعد اس کے اشتہارات اور خطوط کی نقل درج کی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی حضور کی پیشگوئیاں شائع کی گئی ہیں۔ اور پھر حضرت اقدس نے ان تمام باتوں کا تجزیہ بھی پیش فرمایا ہے۔ کہ کس طرح اس کی ایک ایک پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور حضور کی تمام پیشگوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔

حضور نے فرمایا کہ مباہلہ کے بعد اکثر نے زبان بند کر لی اور جو بدزبانی سے باز نہ آئے ان میں سے بہت کم ہوں گے جنہوں نے موت کا مزہ نہ چکھا یا کسی ذلت میں گرفتار نہ ہوئے ہوں۔ حضور نے بعض مخالفین کے نام درج کئے ہیں۔ جو نشان عبرت بن گئے۔ ص 409 تا 454

☆نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کے متعلق وفات کی خبر دی جبکہ وہ صحیح سالم حالت میں تھی یہ خبر پوری ہوئی۔ ص 434

☆ ایک شخص جماعت میں سے پیٹ پھٹ جانے سے مر جائے گا۔ چنانچہ میاں صاحب نور صاحب کے پیٹ میں رسولی تھی اچانک پھٹنے سے ان کی وفات ہو گئی۔ ص 435

☆سعد اللہ لدھیانوی کی بدگوئی اور بدزبانی کی وجہ سے حضور نے دعا کی کہ وہ میری زندگی میں ہی نامراد رہ کر ہلاک ہو۔ چنانچہ جنوری 1907ء میں نمونیا پلیگ سے ہلاک ہوا۔ اس نے حضور کے خلاف بھی بددعا کی تھی۔ دوسرے اس کے متعلق ابتر رہنے کی پیشگوئی ہوئی تھی جبکہ پیشگوئی سے قبل اس کا لڑکا موجود تھا۔ پس اس سے مراد یہ تھا کہ اس کی نسل نہ چلے گی۔ کیونکہ پیشگوئی آئندہ کیلئے ہے نہ کہ ماضی کیلئے۔ اس پیشگوئی پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات حضور نے تحریر فرمائے ہیں۔ ابتر کے ایک معنی اولاد کی اولاد نہ ہونا بھی ہے۔ نیز یہ کہ کتاب انجام آتھم میں اس کے متعلق پیشگوئی درج تھی۔ اور مباہلہ کیلئے بلائے گئے مخالفین کے ناموں میں بھی اس کا نام درج تھا۔ ص 435

☆ انجام آتھم میں مباہلہ کیلئے بلائے گئے مخالفین کے متعلق تحریر فرمایا کہ ان میں بہت سارے اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ ص 454

☆اس کے بعد مسیح کی آمد ثانی کی بعض نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ص 456

☆ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی صحت کی خواب دیکھی مگر صحت نہ ہوئی مخالفین کے اس اعتراض کا حضور نے جواب دیا ہے کہ خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ نیز دوسری پیشگوئیاں ان کی وفات کے متعلق بھی تحریر کی گئیں تھیں۔ ص 458

☆تیس برس قبل براہین احمدیہ میں سلسلہ کی ترقی کی خبریں شائع ہوئی تھیں جو پوری ہوئیں اور صدہا دعائیں قبول ہوئیں۔ ص 459

☆ حضور نے اس امر کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے کہ خدا مفتری کی مدد نہیں کرتا اور پھر اپنے حق میں خدا کے تائیدی واقعات پیش کئے ہیں۔
ص 461

☆وعید کی پیشگوئیوں کے متعلق فرمایا کہ وہ دعا اور توبہ سے ٹل جاتی ہیں۔ ص 463

☆یضع الحرب کے متعلق وضاحتاً بیان صفحہ 468 تا صفحہ 470 میں درج ہے۔ کہ آسمانی نشانوں سے غلبہ ہوگا دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کی جنگیں دفاعی تھیں۔

☆ نواب صدیق حسن خان کو معزول کیا گیا۔ حضور کو دعا کیلئے لکھا تو الہام ہوا سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی۔ چنانچہ نواب صاحب کو اطلاع دی گئی اور پھر وہ اپنے عہدہ پر بحال ہوئے۔ ص 470

☆5 مئی 1906ء کو الہام ہوا۔ ’’پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن‘‘۔ یہ الہام الحکم، بدر اور ریویو آف ریلیجنز میں شائع کر دیا گیا۔ اس کے 9 ماہ بعد یعنی 1907ء کے موسم بہار میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اخباروں میں طوفان، کثرت بارش، ژالہ باری اور برفباری کی خبریں شائع ہوئیں۔ کہ اس دفعہ کثرت سے برف پڑی اور پنجاب کے کئی اضلاع میں سخت بارشیں ہوئی۔ سردی بھی بہت زیادہ ہوگئی۔ ایشیا، یورپ اور امریکہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ کئی اخباروں کے حوالہ جات درج کئے ہیں۔ نیز ثلج کے معنی اطمینان قلب، کثرت سردی، کثرت بارش اور ایسے نشان کے بھی ہیں جو شکوک شبہات کو سرد کر دیتا ہے۔
ص 471

☆اس پیشگوئی کے ساتھ یہ بھی الہام درج ہوا تھا کہ آسمان ٹوٹ پڑا۔ وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ ص 490

☆عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن کو سگ دیوانہ نے کاٹا۔ ایک دفعہ علاج سے ٹھیک ہوا۔ مگر پھر بیماری کا حملہ ہوا تو کسولی میں علاج کیلئے لکھا گیا تو جواب آیا۔ Nothing can be done for Abdul karim یعنی عبدالکریم کیلئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن دعا سے وہ معجزانہ شفا پا گیا۔ دعا کے بعد خدا نے اس کی دوا بھی بتائی۔ ص 480

☆ ایک شخص عبدالقادر طالب پور پنڈوری ضلع گورداسپور نے شعروں کی صورت میں تکذیب کی اور دعا کی کہ جھوٹ ختم ہو جائے۔ چنانچہ ان اشعار کی تصنیف کے چند روز کے بعد ایک داماد اور چند عزیزوں کے ہمراہ طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ ص 482

☆اس زمانہ کے ان لوگوں کے دلوں میں کچھ ایسی شوخی اور لاپروائی ہے کہ جب ایک شخص خدا تعالیٰ سے ایسا فیصلہ مانگ کر ہلاک ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی کچھ بھی پروا نہیں کرتا اور اس کا قائم مقام ہو کر گستاخی اور بدزبانی شروع کر دیتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے چنانچہ اب تک بیسیوں ان میں ایسے مباہلات سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ص 484

☆اس اعتراض کا جواب بھی تحریری فرمایا کہ یورپ کو آپ کے آنے کی خبر نہیں تو وہاں کیوں عذاب آتے ہیں فرمایا کہ یورپ میں ہزاروں اشتہارات شائع کئے جا چکے ہیں۔ انگریزی رسالہ میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ اسی طرح ڈوئی کے متعلق پیشگوئی بھی کئی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اس طرح میرے آنے کی خبریں شائع ہوئیں۔ جس سے ان پر حجت ہوئی۔ ص 486

☆ایک شخص حکیم حافظ محمد دین ساکن موضع ننکر تحصیل لاہور نے مباہلہ کا چیلنج اپنی کتاب میں شائع کیا۔ اس کتاب کی اشاعت کے ایک سال تین ماہ کے بعد یہ شخص مر گیا۔ ص 488

☆26 فروری 1907ء کی صبح کو الہام ہوا۔ سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔ خوش آمدی نیک آمدی۔ اس دن بارش ہوئی 3 مارچ کو زلزلہ آیا اس طرح تین دن میں دونوں پہلو پیشگوئی کے پورے ہو گئے۔ ص 489

☆**ملہم من اللہ کی نشانیاں**:۔ (1) حالت نیک ہو، خدا سے تعلق کیلئے اللہ سے اس کی محبت دوسری ہر چیز سے زیادہ ہو۔ (2) خدا کی فعلی

شہادت بھی اس کے ساتھ ہو۔ یعنی تائیدات و برکات نازل ہوں۔ (3) قرآن سے مخالف نہ ہو۔ ص 495و 535

☆ حضور نے بخاری اور مسلم سے بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو اس زمانہ میں پوری ہوچکی ہیں۔ اور تمام علامات ظہور کرچکی ہیں۔ مثلاً کسر صلیب، قتل خنزیر، ظہور دجال، آسمانی اور زمینی آفتوں کا ظہور وغیرہ۔ ص 495

فرمایا: ’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں‘‘۔ ص 503

ڈوئی کی ہلاکت کا نشان

☆ اسی کتاب کے صفحہ 487 کے حاشیہ میں حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ ڈوئی علاوہ مالی نقصانات کے فالج کے مرض میں مبتلا ہوکر قریب المرگ ہے۔ اور اسی کتاب کی تکمیل سے قبل حضور اقدس کی زندگی میں ہی 9 مارچ 1907ء کو وہ مرگیا۔ حضور اقدس نے صفحہ 504 تا 516 میں اس نشان کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ ڈوئی نے دین حق کے نابود ہونے کی دعا کی اور اپنے آپ کو سچا نبی خدا کا قرار دیا۔ حضور نے اسے خط تحریر فرمایا جس میں سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کی دعا اور مباہلہ کا کہا گیا تھا۔ حاشیہ میں حضرت اقدس نے 32 اخبارات کے حوالے درج فرمائے ہیں جن میں مباہلہ اور دعا کے متعلق خبریں شائع ہوئی تھیں۔

حضور کی طرف سے خطوط 1902ء اور 1903ء میں ارسال کئے گئے تھے۔ 23/ اگست 1903ء کے اشتہار میں حضور نے تحریر فرمایا۔ ’’خواہ ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا۔ اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کرکے دکھلا دے گا‘‘۔ ص 509 ح

حضور اقدس کی کتاب قادیان کے آریہ اور ہم کے ٹائٹل پیج پر بھی یہ خبر شائع کی گئی کہ ’’ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کیلئے ایک نشان ہوگا۔‘‘ (اشتہار 20 فروری 1907ء)۔ ص 510

9 فروری 1907ء کو عربی میں الہام ہوا جس کا ترجمہ ہے۔ ایک اور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس میں ایک بڑی فتح تیری ہوگی۔‘‘ یہ پیشگوئی ڈوئی کے مرنے سے پوری ہوئی۔ حاشیہ ص 510

حضور اقدس نے بعض اخبارات کے حوالہ جات درج کئے جنہوں نے ڈوئی کے مرنے اور حضور کی پیشگوئی پوری ہونے کی خبریں شائع کی ہیں۔ ص 511

☆ اخبار بدر نے 14 مارچ 1907ء کو 7 مارچ 1907ء کا الہام شائع ہوا کہ ’’پچیس دن یا یہ کہ پچیس دن تک‘‘ یعنی اس دوران یا پچیسویں دن نشان ظاہر ہوگا۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ ٹھیک پچیسویں دن کو یعنی 31 مارچ 1907ء کو شعلہ آگ کا آسمان پر ظاہر ہوا جس سے دل کانپ اٹھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر بعض لوگ بیہوش ہوگئے۔ یہ مغرب کی طرف سے نمودار ہوا اور مشرق کی طرف چلا گیا۔ حضور اقدس نے اخبارات کے حوالے بھی درج فرمائے ہیں۔

ص 517

آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

☆ 15 مارچ 1907ء کا الہام ہے جو 22 مارچ کے بدر میں شائع ہوا۔ ’’ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا‘‘۔ یہ پیشگوئی بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کے بارے میں پوری ہوئی۔ جو 7/ اپریل 1907ء کو طاعون سے ہلاک ہوا کیونکہ اس نے بھی موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ص 520 ح

☆ حضور اقدس نے الہام خدا کا رسول نبیوں کے پیرایہ میں کے مطالب اور تشریح بیان فرمائی ہے۔ ص 519

☆ بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کے متعلق ظاہر ہونے والے نشان کا تفصیلی ذکر صفحہ 533 تا 580 پر ہے۔ حضور اقدس نے اس کے اعتراضات کے جوابات عطا فرمائے ار اس کے الہامات و پیشگوئیوں کا جو اس نے اپنی کتاب عصائے موسیٰ میں شائع کی تھیں تجزیہ فرمایا کہ وہ سب اس کے حق میں پوری نہیں ہوئیں بلکہ حضور کے حق میں پوری ہوئی ہیں۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ کی انواع اقسام کی رحمتوں کا ایک دریا جاری ہورہا ہے اور علاوہ اس کے ہزار ہا نشان خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کئے ہیں‘‘۔ ص 533

اس کے بعد صفحہ 580 تا 590 میں حضور اقدس نے اپنے بعض الہامات و پیشگوئیوں کو تحریر کیا ہے جو بابو الٰہی بخش کے متعلق پوری ہوئیں۔

ص 553

☆ اس اعتراض کا جواب عطا فرمایا ہے کہ بعض احمدی بھی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ فرمایا طاعون مخالفین کو نابود کررہی ہے اور ہماری جماعت کو بڑھا رہی ہے۔ اگر کوئی ایک احمدی طاعون کا نشانہ بنا تو خدا نے اس کی جگہ سینکڑوں افراد دیئے۔ اور اب تک کئی لاکھ لوگ طاعون کے نشان کی وجہ سے ہماری جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

ص 568

☆ حضور کی پیشگوئیوں پر **اعتراض کی تین قسمیں** بیان فرمائی۔ **اول:** تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ اور پیشگوئیوں کو غلط طور پر منسوب کردیا ہے۔ اور پھر اس پر اعتراض کردیا ہے۔ **دوم:** وعید کی پیشگوئیوں پر اعتراض کیا ہے۔ **سوم:** اجتہادی امور کو خدا کا کلام قرار دے کر ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ ص 574

☆ قادیان کے آریوں نے شبھ چنتک نام کا اخبار جاری کیا۔ جس میں حضور کے خلاف بدزبانی کی جاتی اور دکھ دیئے جاتے۔ ان میں تین سرکردہ افراد کے نام یہ تھے۔ سومراج، اچھر چند اور بھگت رام۔ حضور اقدس نے اپنی کتاب قادیان کی آریہ اور ہم میں بعض پیشگوئیاں شائع کی تھیں جن میں ان تینوں کے متعلق نشان ظاہر کئے جانے کی دعا کی تھی۔ چنانچہ یہ تینوں اپنی موت سے حضور کی صداقت ثابت کرگئے۔ ص 590

☆ سید ناصر شاہ صاحب نے ملازمت میں تبدیلی رکوانے کی دعا کا کہا۔ دعا کے بعد دعا کے قبول ہونے کی خبر ملی وہ ان کو دے دی گئی۔ تین چار دن میں یہ تبدیلی منسوخ کردی گئی۔ ص 596

☆ 13/ اپریل 1907ء کو زلزلوں کے آنے کا الہام ہوا۔ جو بدر اور الحکم میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ پنجاب، پشاور اور یورپ کے کئی شہروں میں زلزلے آئے اور اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ ص 597

☆ عبدالمجید ساکن دہلی نے دعا کی۔ کہ کاذب صادق کی زندگی میں فوت ہو۔ چنانچہ وہ فوت ہوگیا۔ ص 597

☆ محمد جان ابوالحسن ساکن پنجگرائیں ضلع سیالکوٹ نے کاذب کی موت کی دعا کی۔ اور وہ خود طاعون سے مرگیا۔ ص 598

☆ فرمایا ’’اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدا سے ڈر اور ایک دفعہ اول سے آخر تک اس کتاب کو دیکھ اور اس قادر مطلق سے درخواست کر کہ وہ تیرے دل کو سچائی کے لئے کھول دے اور خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو‘‘۔ ص 598

☆ امداد علی نے اپنے رسالہ درمحمدی میں حضور کے مرنے کی پیشگوئی کی اور دوسرا حصہ کتاب کا شائع کرنے کا وعدہ کیا مگر اس کی اشاعت سے قبل ہی ہلاک ہوگیا۔ ص 599 ح

☆ فیض اللہ خان لاہور نے مباہلہ کیا اور دیگر عزیزوں کے ساتھ طاعون سے ہلاک ہوا۔ 12 جون 1906ء کو مباہلہ کیا اور 13/ اپریل 1907ء کو ہلاک ہوا۔ ص 604

☆ ’’اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے‘‘۔ ص 603

☆ حضور اقدس نے کتاب حقیقۃ الوحی کو کم از کم تین بار پڑھنے کی قسمیہ تاکید فرمائی۔ ص 611

☆ آریوں کے نام ایک اشتہار شائع کیا جن میں شریعت کے متعلق فرمایا کہ دو حصے ہیں ایک خدا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور دوسرا مخلوق خدا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ ص 614

☆ پادریوں کو مخاطب کرکے ایک اشتہار بھی اس کتاب میں شائع فرمایا۔ جس کے آخر میں فرمایا کہ اس کتاب کو پڑھنے کا وعدہ کریں تو کتاب مفت بھجوادوں گا۔ ص 617

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 6

تاکہ حضرت اقدس کی تقریر کے اثر کو زائل کریں اور شور مچا مچا کر لوگوں کو اندر داخل ہونے سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ جو اندر جائے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور وہ کافر ہو جاوے گا۔ پولیس کپتان عیسائی تھا وہ کہتا تھا کہ عجیب بات ہے کہ یہ شخص یعنی حضرت اقدس ہمارے برخلاف اور (دین حق) کی تائید میں لیکچر دے رہا ہے اور ہم تو عیسائی ہوکر اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور یہ مولوی .... لیکچر سننے سے لوگوں کو روکتا ہے اور مخالفت کرتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی تقریر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھی تھی جو بالکل گیلی گیلی چھپی ہوئی لوگوں میں تقسیم کی گئی تھی۔‘‘

(الحکم 28 جون 1942ء صفحہ 4)

مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب کی قلمبند کردہ روایت میں حضرت چودھری صاحب کی حضرت اقدس کی خدمت میں تیسری حاضری کا ذکر یوں محفوظ ہے:

’’تیسری مرتبہ مَیں کسولی پہاڑ سے قادیان حاضر ہوا اور حضور کی مجلس میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔‘‘

(ماہنامہ انصاراللہ مئی 1961ء صفحہ 45)

حضرت چودھری تصدق حسین صاحب نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ سرگودھا شہر میں بھی گزارا۔ آپ کی شادی محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب آف پٹیالہ یکے از 313 کے ساتھ ہوئی۔ آپ دونوں میاں بیوی تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں دونوں کے نام تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں سرگودھا شہر کے تحت درج ہیں۔

حضرت چودھری تصدق حسین صاحب نے 15/ اپریل 1940ء کو بعمر 69 سال ہجن میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ نے مورخہ 10/ اپریل 1959ء بروز جمعۃ المبارک 78 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا مکرم چودھری عطاء اللہ رانجھا صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خان دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل تھیں۔

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت چودھری تصدق حسین صاحب آف بھجن ضلع سرگودھا

حضرت چودھری تصدق حسین صاحب ولد حضرت مولوی غلام نبی صاحب قوم رانجھا ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔ آپ بھجن ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے اور حضرت مولوی شیر محمد صاحب بھجنی یکے از 313 (بیعت: 7 ستمبر 1889ء- وفات: 1904ء) کے بھتیجے تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولوی غلام نبی صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر بھی حضرت اقدس کے رفقاء میں سے تھے، انہوں نے 1918ء کے شروع میں وفات پائی۔ (الفضل 5 جنوری 1918ء صفحہ 1 کالم 1)

حضرت چودھری تصدق حسین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے سفر سیالکوٹ 1892ء کے موقع پر سیالکوٹ میں بیعت کی توفیق پائی، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

16/ فروری 1892ء تصدق حسین ولد غلام نبی قوم رانجھا ساکن نور خان والہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور تھانہ چک رامداس

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 359)

مارچ 1923ء میں مکرم چودھری فضل احمد صاحب اے ڈی آئی مدارس کیمبل پور نے اور دسمبر 1933ء میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب نے سرگودھا میں آپ کی بیان کردہ روایات قلم بند کیں، دونوں موقعوں پر بیان کردہ روایات کا مضمون تقریباً ایک ہی ہے، حضرت چودھری تصدق حسین صاحب اپنی قبول احمدیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میرے والد بزرگوار حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کے نارمل سکول راولپنڈی کے ہم جماعت تھے نیز ان کے ساتھ ایک دور کے رشتہ کا تعلق بھی تھا۔ مجھے والد بزرگوار نے تعلیم حاصل کرنے کے لیے ان کے پاس جموں بھیجا، اُس وقت جناب مکرم مولوی صاحب مرحوم و مغفور احمدی تھے اور ہجرت کر کے ابھی قادیان نہیں آئے تھے۔ مَیں سیالکوٹ پہنچا اور سنا کہ مرزا صاحب وہاں ہیں، جس سے پوچھوں بجائے آپ کی جگہ رہائش بتانے کے بدگوئی کرے۔ آخر میں نے مولا بخش بوٹ فروش سکنہ سیالکوٹ جو، اَب پیامی ہے، اس سے میں نے پوچھا کیونکہ اس کے چہرے سے شرافت ٹپک رہی تھی اور مجھے امید تھی کہ وہ بتا دے گا، اس نے مجھے دُکان کے اندر بلا لیا اور پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ پھر اُس نے مجھے بتایا کہ بازار میں سیدھے فلاں جانب چلے جاؤ اور پھر فلاں گلی میں مڑ جاؤ اور فلاں ہاتھ گلی میں ایک (بیت الذکر) ہے وہاں (حضرت اقدس) مرزا صاحب اور بہت مخلوق نظر آئے گی۔ میں گیا تو دیکھا حضرت اقدس (بیت) کے ایک دروازے میں مشرق کی طرف منہ کر کے تشریف رکھے ہوئے تھے اور حاضرین کافی تعداد میں سامنے بیٹھے ہوئے تھے مگر یہ اوائل کا زمانہ تھا، اُس وقت عوام دیواروں پر سے اور مکانوں کی چھتوں پر سے تماشا بینی کے طور پر جھانکا کرتے تھے اور گالی گلوچ اور پتھر برسایا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مجلس میں حضرت اقدس کے سامنے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی بیٹھے ہوئے تھے، اُن کو میں نے پہچان لیا، پہلی دفعہ مَیں نے ان کو بھیرہ میں دیکھا تھا جبکہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول) کی صاحبزادی کی شادی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے لڑکے عبدالواحد سے ہوئی تھی۔ میں نے ایک آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو میری طرف بھیجو، مولوی صاحب یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مجلس میں سے اٹھ کر میری جانب تشریف لائے وہ مجھ کو نہ پہچان سکے لیکن میں نے اپنی پہچان خود کرائی اور بتایا کہ میں شیر محمد صاحب احمدی از بھجن کا بھتیجا ہوں۔ اس پر جناب مولوی صاحب میری درخواست کے ماتحت حضرت اقدس کے سامنے مجھے لے گئے اور مَیں نے آپ کے سامنے قبلہ رخ بیٹھ کر مصافحہ کیا، مولوی صاحب موصوف نے عرض کی کہ یہ بھائی شیر محمد صاحب سکنہ بھجن ضلع شاہ پور کے بھتیجے ہیں! اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کیا آپ شیر محمد صاحب کو جانتے ہیں؟ جناب مولوی صاحب نے فرمایا حضور! جانتا ہوں۔ فرمایا ''وہ بہت نیک اور صالح آدمی ہیں'' اس کو دو دفعہ کہا اور پھر تقریر شروع فرمائی۔ میں ایک رومال میں کچھ پھل ہمراہ لے گیا ہوا تھا جو مَیں نے حضور کے سامنے رکھے ہوئے تھے، دوران تقریر میں مجھے خیال آیا کہ میں نے یہ غریبانہ ہدیہ پیش کیا ہے اس کو آپ نے کیوں اٹھایا نہیں؟ شاید میں بہت گنہگار ہوں اور میرا ناچیز ہدیہ اٹھانا پسند نہیں فرماتے! جونہی میرے دل میں یہ خیال گزرا حضرت اقدس نے فوراً اس رومال کو اٹھا لیا اور اسی تقریر کے دوران میں ہی ایک آدمی کو دے دیا کہ لے جاؤ اور پھر تقریر جاری کر دی۔ میں نے بیعت کی دو دفعہ درخواست کی، ہر بار یہ جواب آتا کہ ابھی ٹھہرو، تیسری دفعہ شاید دوسرے تیسرے روز میں نے بیعت کی اُس وقت میں اکیلا بیعت کر رہا تھا۔ سیالکوٹ میں کل نو یوم کے قریب ٹھہرا۔ یہ وقت ملاقات وہ تھا جبکہ حضور مشہور لیکچر سیالکوٹ سے پہلے وہاں تشریف لے گئے تھے۔ سیالکوٹ سے میں جموں پہنچا تو معلوم ہوا کہ جناب مولوی نورالدین صاحب مہاراجہ کے ساتھ پنجاب کے کسی اور حصہ میں گئے ہوئے تھے، چند یوم کو تشریف لے آئے اور پھر لاہور سے آپ کو تار گیا جو مہاراجہ صاحب کی طرف سے تھا اس کی تعمیل میں آپ میرا کرایہ اپنے ایک شاگرد کو دے کر لاہور کو تشریف لے آئے، مَیں نے بھی کرایہ لیا اور لاہور کو آیا، وہاں آپ نے مجھ سے پوچھا اب کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی فیروز پور کا، آپ نے مجھے کرایہ دیا اور میں ادھر چل دیا پھر تعلیم کا خیال چھوڑ دیا۔

(الحکم 28 جون 1942ء صفحہ 4 کالم 1)

دوسری جگہ پر آپ سیالکوٹ میں اپنی بیعت کے موقع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضور نے میری بیعت لی تو میں نے عرض کیا حضور! میں نیک کاموں کی طرف دل میں رغبت پاتا ہوں اور طبیعت نیک کام کر کے بہت خوش ہوتی ہے لیکن سستی کی وجہ سے نیک کام ہوتے نہیں۔ حضور نے فرمایا یہ بھی مومن کی ایک نشانی ہے کہ وہ نیک کاموں کی طرف رغبت رکھتا ہے، آپ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ لاحول و لا قوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم پڑھ کر اپنے سینے پر پھونک لیا کریں۔''

(ماہنامہ انصاراللہ مئی 1961ء صفحہ 44)

حضور کی خدمت میں اپنی دیگر حاضریوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''میں حضرت اقدس کے لیکچر سیالکوٹ کے وقت بھی موجود تھا، لیکچر چھپا ہوا تھا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا اور حضرت اقدس نے زبانی بھی کچھ تقریر فرمائی۔

لاہور میں بھی مَیں نے حضرت اقدس کا ایک لیکچر سنا اُس وقت میرے والد بزرگوار میرے ساتھ تھے، لیکچر بریڈ لاء ہال میں ہوا تھا۔ لوگ رات کو ہی لیکچر ہال میں چلے گئے تھے تاکہ جگہ لے لیویں، میں اور میرے والد بزرگوار بھی سحری کے وقت جگہ لینے کو چلے گئے۔ صبح کو حضرت اقدس کا طلوع آفتاب کے وقت لیکچر شروع ہونا تھا، بہت مخلوق اور ہر ایک مذہب کی جمع ہوئی، حضرت اقدس بند بگھی میں تشریف لائے جس کے آگے دو گھوڑے جتے ہوئے تھے اور ان گھوڑوں کے آگے دو انگریز افسر گھوڑوں پر سوار آگے آگے جا رہے تھے، یہ پولیس کپتان تھے۔ ان کے علاوہ دائیں بائیں اور پیچھے دیگر پولیس کے افسر سب انسپکٹر حوالدار وغیرہ گھوڑوں پر سوار ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔ اس موقعہ پر بھی لیکچر ہوا تھا جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا، میز کے ساتھ پہلو بہ پہلو حضرت اقدس و مولوی عبدالکریم صاحب و حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول) پہلو بہ پہلو کرسیوں پر تشریف فرما تھے، حضرت اقدس درمیان میں اور حضرت مولوی نور الدین صاحب آپ کے دائیں ہاتھ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب آپ کے بائیں ہاتھ۔ جب تقریر ختم ہو رہی تھی تو تمام لوگ پنسلوں سے نوٹ کرتے دکھائی دیتے تھے اور جب ختم ہوئی تو سب نے ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرنی شروع کیں۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر حضرت اقدس سے درخواست کی کہ آپ زبانی بھی کچھ فرماویں۔ اس پر حضرت اقدس کھڑے ہو گئے اور لوگوں کا شور بند نہ ہوا باتیں جاری تھیں، پولیس کپتان جو انگریز تھا اپنی ٹوپی اتار کر لوگوں کے سروں پر مارتا کہ چپ کریں مگر نہ کیے۔ حضرت اقدس نے مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا کہ آپ قرآن مجید پڑھیں۔ سبحان اللہ! اس مردِ خدا نے بیٹھے بیٹھے ہی جب اعوذ پڑھی تو سب لوگ چپ ہو گئے، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب پر قرآن مجید پڑھنا فتح (ختم۔ ناقل) تھا۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس میاں چراغ الدین صاحب کے مکان پر اترے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ کے مکان پر شام کے وقت چھت کے اوپر نماز ہونے لگی تو ہر چند عوام سے جو تماشا بین اور بدمعاش سڑک پر جمع تھے، درخواست کی گئی کہ چپ رہیں اور نماز پڑھ لینے دیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور شور مچاتے رہے، مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا تکبیر کہو، تکبیر کہی گئی اور جب آپ نے بسم اللہ ...... کہا تو سبحان اللہ ایسی سریلی آواز کے ساتھ کہ سب شریر چپ ہو گئے۔

حضرت اقدس کے اس لیکچر لاہور کے وقت دو تین مخالف مولوی بازاروں اور راستوں پر منادی کرتے کراتے رہے کہ کوئی شخص لیکچر سننے نہ جاوے جو جاوے گا وہ کافر ہو جاوے گا اور اسی طرح جب حضرت اقدس کا لیکچر سیالکوٹ میں ہوا (جس کا اشارہ اوپر کیا گیا ہے) اس وقت بھی شریروں نے بہت کوشش کی کہ لیکچر سننے کوئی نہ جاوے، اُس میں بھی مَیں موجود تھا، جموں کے مہاراجہ کی سرائے کے اندر ہوا تھا اور حضرت اقدس اس وقت بھی بند بگھی میں اپنی فرودگاہ سے سرائے تک تشریف لائے لیکن اس وقت میں نے آپ کو تشریف لاتے نہ دیکھا کیونکہ سرائے کے اندر بیٹھا تھا۔ ہاں لاہور میں آپ کو بند بگھی میں تشریف لاتے ہوئے اپنی آنکھوں دیکھا۔ اس سرائے کے باہر دروازے کے پاس مخالف مولویوں نے ایک خیمہ لگا رکھا تھا جس میں وہ بھی لیکچر کر رہے تھے

باقی صفحہ 5 پر

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضلع حیدرآباد

مکرم سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت الظفر لطیف آباد میں **حلقہ لطیف آباد حیدرآباد** کا جلسہ سیرت النبیؐ محترم امیر صاحب حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم پروفیسر افتخار احمد خان صاحب نائب امیر حیدرآباد، خاکسار اور مکرم منصور احمد صاحب امیر نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ پروگرام کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹہ اور حاضری 98 تھی۔

مورخہ 14 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **بشیر آباد** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب صدر جماعت بشیر آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم نوید احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم احمد علی صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ حاضری 156 تھی۔

مورخہ 14 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ حلقہ **دارالبرکات حیدرآباد** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم مبارک احمد سندھو صاحب صدر حلقہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم تاج محمد بلوچ صاحب، مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدرآباد اور مکرم نصیر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے تقاریر کیں۔ اختتامی کلمات مکرم صدر صاحب حلقہ نے ادا کئے اور دعا کروائی۔ حاضری 56 اور 3 مہمان تھے۔

مورخہ 14 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **ٹنڈو محمد خان** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر جماعت ٹنڈو محمد خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم انیس احمد غوری صاحب معلم سلسلہ ٹنڈو محمد خان نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 16 تھی۔

مورخہ 25 دسمبر 2013ء کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ **گوٹھ سلطان** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب گوندل صدر جماعت گوٹھ سلطان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالقدیر صاحب معلم سلسلہ گوٹھ سلطان نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی حاضری 29 تھی۔

مورخہ 16 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **کوٹری غربی** کا جلسہ سیرت النبیؐ بمقام خورشید کالونی کوٹری خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مربی صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 49 تھی۔

مورخہ 19 جنوری 2014ء کو بعد نماز ظہر و عصر جماعت احمدیہ **نوری آباد** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم امیر صاحب ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم امیر صاحب ضلع نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 27 تھی۔

مورخہ 20 جنوری 2014ء کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ **گوندل فارم** کا جلسہ سیرت النبیؐ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم پروفیسر افتخار احمد خان صاحب نائب امیر ضلع حیدرآباد نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 18 تھی۔

حلقہ فیکٹری ایریا حیدرآباد میں جلسہ سیرت النبیؐ دو مقامات پر منعقد ہوئے مورخہ 17 جنوری 2014ء کو **امریکن کوارٹر** میں اور 20 جنوری 2014ء کو **لیبر کالونی** میں دونوں مقامات پر تلاوت اور نظم کے بعد مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدرآباد نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 57 تھی۔

مورخہ 26 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **نواز آباد فارم** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم پروفیسر افتخار احمد خان صاحب نائب امیر ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منظور احمد باجوہ صاحب، مکرم نائب امیر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم جاوید علی کھوڑو صاحب صدر جماعت نواز آباد نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم نائب امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پروگرام کا دورانیہ سوا گھنٹہ تھا اور حاضری 45 تھی اور 18 مہمان تھے۔

مورخہ 20 جنوری 2014ء کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ **شریف آباد** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم سیٹھ ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مقبول احمد صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی اور دعا کروائی حاضری 30 تھی۔

مورخہ 26 جنوری 2014ء کو بعد نماز عشاء **مبارک آباد** میں مکرم تنویر احمد صاحب معلم سلسلہ شریف آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مقبول احمد صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم معلم صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی حاضری 26 تھی۔

مورخہ 28 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **سنجر چانگ** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم سیٹھ عزیز احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ حاضری 20 تھی۔

مورخہ 19 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ **ٹنڈو الہیار** کا جلسہ سیرت النبیؐ مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ ٹنڈو الہیار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مربی صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 26 تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محسن انسانیت کے پاک و مطہر اسوہ حسنہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے خاکسار کے بھتیجے مکرم سید عطاء الحی قمر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر حلقہ دارالشکر شمالی ربوہ کے نکاح کا اعلان 4/اکتوبر 2013ء کو بیت الحمد بیوت الحمد کوارٹرز ربوہ میں مکرم سید سعادت احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے مکرمہ سیدہ ملیحہ قمر صاحبہ بنت مکرم سید مبشر احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 11 فروری 2014ء کو تقریب رخصتی پر تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ منظوم کلام کے بعد مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم سید غلام احمد نثار صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کا پوتا، مکرم سید صدیق احمد صاحب مرحوم آف معین الدین پور گجرات کا نواسہ، حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف گھٹیالیاں اور حضرت سید قاسم شاہ صاحب جمعدار رفیق حضرت مسیح موعود آف معین الدین پور گجرات کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم سید سردار شاہ صاحب آف چک عبدالخالق ضلع جہلم کی پوتی اور مکرم سید جمال یوسف صاحب مرحوم کی نواسی اور ننھیال کی طرف سے حضرت سید سرور شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر جہت سے جانبین اور جماعت احمدیہ کیلئے باعث مؤدت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم کارکن وقف جدید ربوہ کی اہلیہ مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی نصیب ہو۔ آمین

مکرم سعید اللہ خان ملہی صاحب دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم جری اللہ خان ملہی عمر گیارہ سال پیدائشی طور پر پیشاب میں رکاوٹ کی بیماری میں مبتلا ہے۔ 2009ء میں ایک گردہ ناکارہ ہو جانے کے باعث نکال دیا گیا تھا اور اب صرف ایک گردہ ہی ہے جو صرف 18% کام کر رہا ہے۔ اس وجہ سے بہت زیادہ تشویش اور پریشانی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا کاملہ وعاجلہ اور صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز خادم دین بنائے۔ آمین

مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار آف قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ ان دنوں گردوں کی وجہ سے بیمار ہیں رشید ہسپتال لاہور میں ڈائیلسز ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مشہور شہر

برلن (BERLINE) جرمنی کا دارالحکومت

وفاقی جمہوریہ جرمنی کا دارالحکومت (3 اکتوبر 1990ء سے) اور جرمنی کا سب سے بڑا شہر، آبادی 37 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ 52.32 درجے شمال اور 13.25 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ اس کا رقبہ 883 مربع کلومیٹر یا 341 مربع میل ہے نہروں کے ذریعے اسے دریائے آڈر (ODER) اور ایلبے (ALBE) سے ملا دیا گیا ہے۔

یہ شہر کئی دہائیوں تک جرمنی کی تقسیم کا نشان اور مشرق اور مغرب کے مابین متنازعہ شہر کی حیثیت سے پہچانا جاتا رہا۔ اس کی آبادکاری کا کام اس وقت شروع ہوا جب پانچ صدیاں قبل دریائے سپری (SPREE) کے شمالی کنارے پر ماہی گیروں نے ایک چھوٹی سی بستی آباد کی اس کے بالمقابل دریا کی دوسری جانب عہد وسطیٰ کا ایک قصبہ کولن (COLLON) آباد تھا 1432ء میں دونوں شہروں کو باہم ملا دیا گیا۔ اور اس طرح اس کی حیثیت ایک بڑے قصبے کی سی ہوگئی سترھویں صدی عیسوی میں ان دونوں شہروں کے گرد ایک فصیل تعمیر کردی گئی جس سے یہ قلعہ بند شہر کی حیثیت اختیار کرگیا۔ پروشیا کی ترقی کے ساتھ ہی برلن ایک بڑا شہر بن گیا۔ بادشاہ فریڈرک ولیم (FREDERICLK WILLIAM) نے اس کے نواحی علاقے پوٹس ڈیم (POTSDAM) کو تعمیر کرایا تو یہ برلن شہر کا خوبصورت حصہ بن گیا یہاں اس نے عمدہ کوارٹر تعمیر کرائے کچھ عرصہ کے بعد فریڈرک ولیم کے بیٹے فریڈرک اعظم نے یہاں سانز سوسی (SANSSOUCI PALACE) کا شاندار محل تعمیر کرایا۔ 1871ء میں یہ جرمن سلطنت کا دارالحکومت بن گیا دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے فاتحوں نے اسے امریکی، فرانسیسی برطانوی اور روسی چار حصوں میں تقسیم کردیا بالآخر مارچ 1948ء میں روس بالکل علیحدہ ہوگیا اس طرح سے یہ شہر مکمل طور پر مشرقی اور مغربی برلن میں تقسیم ہوگیا۔

مشرقی برلن مشرقی جرمنی کا دارالحکومت بن گیا مغربی جرمنی کو امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک کی حمایت حاصل تھی اس لیے ان کی امداد سے یہ شہر بہت جلد ایک ترقی یافتہ شہر بن گیا اور اس کی حیثیت ایک بین الاقوامی شہر کی سی ہوگئی۔ 13 اگست 1961ء کو مشرقی جرمنی نے دیوار برلن تعمیر کرکے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔

1963ء میں امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے شہر اور اس کے باشندوں کے لیے امدادی پیکج روانہ کیا 1987ء میں امریکہ کے صدر رونالڈ ریگن نے سوویت یونین سے درخواست کی کہ وہ دیوار برلن کو گرادے تاکہ بچھڑے ہوئے خاندانوں کو باہم ملنے کا موقع فراہم ہوسکے۔ تاہم 9 نومبر 1989ء کو مشرقی جرمنی میں پُرامن انقلاب کے ذریعہ دیوار برلن گرادی گئی۔ جس کے نتیجے میں برلن کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ 3 اکتوبر 1990ء کو جرمنی متحد ہوگیا تو یہ متحدہ جرمنی کا دارالحکومت قرار پایا۔ 3 اکتوبر 1994ء کو یوم جرمن اتحاد منایا گیا تو جرمن دارالحکومت کی حیثیت سے برلن ثقافتی اور معاشی غرض ہر اعتبار سے توجہ کا مرکز بن گیا۔ یہ ایک بڑا تعلیمی مرکز ہے یہاں تین یونیورسٹیاں ہیں جن کا قیام علی الترتیب 1809ء، 1946ء اور 1948ء میں عمل میں آیا۔

دیوار برلن

یہ دیوار 50 کلومیٹر یا 31.25 میل لمبی تھی۔ اس پر طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کردی گئی تھیں اور سرحدی چوکیاں تعمیر کردی گئی تھیں۔ یہ طویل سرحدی پٹی یا دیوار شہر کے درمیان سے بے ہنگم اور آڑی ترچھی ہوکر گزرتی تھی۔ حفاظتی چوکیوں اور دیوار کے پیچھے مشرقی برلن کے حصے میں کچھ رقبہ خالی چھوڑ دیا گیا تھا اور وہاں جان بوجھ کر کسی قسم کی کوئی تعمیر نہیں کی گئی تھی تاہم 1989ء میں 1961ء میں تعمیر کی جانے والی اس دیوار کو منہدم کردیا گیا۔ یہ ایک بڑا صنعتی مرکز ہے اور یہاں روایتی صنعتوں کے علاوہ جدید دور کی صنعتوں کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے۔

بین الاقوامی سیاحت میلہ

یہ میلہ 1996ء میں منعقد ہوا اس میں شریک تقریباً 50 فیصد نمائش کنندگان تجارتی سمجھوتے کرنے میں کامیاب ہوگئے تقریباً 33 فیصد نمائش کنندگان نے باضابطہ کاروباری معاہدوں پر دستخط کئے۔ اس میلے میں 197 ملکوں اور خطوں کے شعبہ سیاحت سے وابستہ افراد اور اداروں کا اندراج کیا گیا تھا۔ میلے میں حصہ لینے والوں میں 26 فیصد کا تعلق بیرونی ملکوں سے تھا اور نمائش کنندگان کی تعداد 6127 تھی اس اعتبار سے اسے دنیا کا سب سے بڑا تجارتی میلہ کہا گیا تھا۔

(مرسلہ: امان اللہ امجد صاحب)

☆ ☆ ☆

خبریں

بائبل کا نسخہ واپس کردیا

برطانیہ میں ایک شخص نے 42 سال بعد مقدس کتاب بائبل کا ایک نسخہ چرچ کو واپس کردیا ہے۔ ایسٹ سسکس کے ہولی ٹرینٹی چرچ کے ایک اہلکار کے مطابق چرچ سے ایک جرمن چور نے 1971ء میں بائبل کا نسخہ چوری کیا تھا۔ اہلکار کے مطابق چور کی جانب سے ایک خط موصول ہوا جس کے ساتھ چمڑے کی جلد میں لپٹی مقدس کتاب بائبل بھی ایک باکس میں رکھ کر بھیجی گئی تھی۔ چور نے خط میں لکھا ہے کہ اس نے چرچ میں بائبل کے کئی نسخے دیکھے جو کسی کے استعمال میں نہیں تھے اس لئے وہ ایک نسخہ اپنے ساتھ لے گیا تاکہ اس کی مدد سے اپنی انگریزی بہتر کرسکے تاہم میری بیوی کو یہ حرکت پسند نہیں آئی اور جب بھی یہ نسخہ میرے سامنے آتا تھا تو میں بہت شرمندگی محسوس کرتا تھا۔

(روزنامہ دنیا 26 اگست 2013ء)

پاکستان نے کئی ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا

پاکستان نے کئی ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر سے چنے گئے 27 ممالک میں ہیجانی کیفیت کی شرح اور اس کو ابھارنے والے محرکات کا جائزہ لیا گیا جس میں دہشت گردی کا خطرہ، ممکنہ اور موجودہ فوجی دشمنی، اور جرائم کے علاوہ صحت، اخراجات، معیار زندگی اور ملازمت کے تحفظ کو بھی شامل کیا گیا، رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً 71 فیصد افراد بے چینی میں مبتلا ہیں جبکہ پاکستان سب سے زیادہ ہیجانی کیفیت رکھنے والا ملک ہے جہاں ہر دس میں سے 9 افراد ذہنی تناؤ کا شکار ہیں اور اس دباؤ کی بڑی وجہ معیار زندگی کا حصول ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 اگست 2013ء)

تبدیلی تاریخ سالانہ صنعتی نمائش

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ صنعتی نمائش 8 مارچ کی بجائے 11 مارچ 2014ء کو منعقد ہوگی۔ خواتین بچوں کے ہمراہ شرکت کرکے اس کو کامیاب بنائیں نمائش کا آغاز 10 بجے صبح ہوگا۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

زوجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔مارچ

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 مارچ 2014ء

1:50 am	دینی وفقہی مسائل
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:00 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	الحوار المباشر Live

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
F R S RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
نرسری تا ششم داخلے جاری ہیں۔
تمام کلاسز میں داخلے جاری ہیں
گرلز کیلئے ہفتم اور ہشتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستانی و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر تولیہ
بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10